

## سوال

کیا عورت کے لیے غیر محرم اور اجنبی مردوں کے سامنے اپنی آنکھیں ننگی رکھنا جائز ہیں؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جی ہاں عورت کے لیے اپنی آنکھیں ننگی رکھنا جائز ہیں، تا کہ وہ دیکھ سکے، اور مردوں کے لیے عورت کی آنکھوں کی جانب دیکھنا جائز نہیں.

شیخ عبد اللہ بن حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر برقع سارے چہرے کو ڈھانپ کر رکھے اور صرف ایک آنکھ ہی ظاہر ہو تو اسمیں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ سارا چہرہ نہیں ڈھانپتا.... بلکہ منہ ڈھانپا ہو اور باقی چہرہ کھلا ہو تو یہ جائز نہیں، اور خاص کر غیر محرم اور اجنبی مردوں کی موجودگی میں....

چنانچہ سارے چہرے کو ڈھانپنا ضروری ہے، اور صرف ایک آنکھ راہ دیکھنے کے لیے نکالی جا سکتی ہے، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبیدہ السلمانی وغیرہ کا قول ہے "

والله تعالى اعلم.

دیکھیں: فتاویٰ المرأة المسلمة ( 1 / 393 - 394 ).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" نقاب یا برقع کے ساتھ جس میں صرف آنکھوں کے لیے دو سوراخ ہوں چہرہ ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی یہ چیز معروف تھے، اور صرف ضرورت کی بنا پر ایسا ہے، اور اگر صرف دونوں آنکھوں کے علاوہ کچھ ظاہر نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، خاص کر جب عورت کا اپنے معاشرہ میں یہ برقع اور نقاب پہننا عادت ہو "

دیکھیں: فتاویٰ المرأة المسلمة ( 1 / 399 ).

ليكن ايك چيز پرتنبه كرنى ضرورى هے، وه به كه اب اكثر عورتين صرف آنكهين ننگى ركهنے تك بهى محدود نهين ركهتیں، بلكه وه اس سے تجاوز كرتے هوئے پيشانى اور ناك كا كچه حصه بهى ننگا ركهنے لگى هیں، تو اس طرح جائز جگه سے ايسى جگه تجاوز كر ليا گيا هے جس كا ننگا كرنا جائز نهين، اس ليے بعض علماء كرام - مثلا شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ - نے برقع اور نقاب پهننے سے منع كيا هے، كيونكه اس ميں عورتين تساهل كرنے لگى هیں "

والله اعلم .